احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 29۔نومبر1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ
CPL 61
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 267 | ہفتہ 28 رجب ۔1418ھ 29 نبوت 1376ھش 29 نومبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر یہ یقین ہو کہ خدا دیکھتا ہے تو کبھی گناہ سرزد نہ ہو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔ انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچاسکتے حکام ساتھ ساتھ نہیں تو پھرتے کہ ان کو خوف رہے۔ انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ اگر یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا۔

(ملفوظات جلد دوم ص558)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ (دین حق ماننے والے) سست ہو جاویں۔ (دین حق) کسی کو سست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں، مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کے لئے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں، تاکہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کر لے۔ (عبادت) کے وقت پر (عبادتوں) کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملہ میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 410)

دین کو اللہ کے لئے خالص کردیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ساری تاریخ مذاہب پر آپ نظر ڈال کے دیکھیں یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ کو دنیا میں (ایمان والے) ایسے نظر آئیں جو دنیا کے لحاظ سے مستقل گھاٹا کھانے والے ہوں ان کی تو دنیا بنتی ہی دین کی خاطر قربانیوں سے ہے۔ اب اس کی مثالیں آپ سامنے رکھیں تو آپ کو میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ ان کامیابیوں کی خاطر اپنے دین کو ڈھالیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دین کو اللہ کے لئے خالص کر دیں اور یہ جو زائد نعمتیں ہیں یہ آپ کو ملنی ہی ملنی ہیں ان سے تو انکار ممکن ہی نہیں ہے لیکن ان نعمتوں کی خاطر اگر آپ نے دین کو ڈھالا تو آپ (دین کے لئے مخلص) نہیں رہیں گے۔ اس فرق کو میں نمایاں طور پر آپ کے سامنے کھولنا چاہتا ہوں۔ جن نعمتوں کا میں ذکر کروں گا جن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اس دنیا میں نازل ہونے کا میں ذکر کروں گا یہ فضل (دین کے لئے مخلص ہونے) والوں کو ان کی ان نسلوں کی صورت میں بھی عطا ہوئے ہیں جو دین سے ہٹ گئے۔ یہ فضل اس دنیا میں بھی نازل ہوتے ہیں، ہوتے چلے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں روکتا اپنے ہاتھ نہیں بند کرتا اس کے ہاتھ کھلے ہیں اور وہ کھلے ہاتھوں سے مخلصین کی اولاد کو دیتا چلا جاتا ہے پھر ہر ایک اس میں سے اپنا جواب دہ ہے۔ مگر اگر آپ نے دین کو خدا کے لئے خالص نہ کیا، اس نعمت کی خاطر خدا کے حضور جھکے تو آپ کا دین بھی گیا اور آپ کی دنیا بھی رائیگاں گئی۔

(دعوت الی اللہ) کے میدان میں اس بات کو پیش نظر رکھ کے ہمیشہ اس کا شعور بیدار رکھتے ہوئے آپ نے آگے بڑھنا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کو دیکھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں قوم کو کیا کامیابی ملی تھی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام (دین کے لئے مخلص) نہ ہوتے تو کبھی کا اس دین کو چھوڑ کر کہیں جا چکے ہوتے جس دین میں دکھوں کے سوا کچھ نصیب ہی نہ ہو۔ لیکن ان دکھوں نے آپ کے (دین کے لئے مخلص) ہونے کو ثابت کر دیا۔ ان مصیبتوں نے یہ بتا دیا کہ یہ بندہ ایک ایسا بندہ ہے جس کا دین محض اللہ کے لئے ہے اور غیر اللہ کے لئے نہیں ہے۔ پھر جو پھلوں کا دور شروع ہوا ہے نعمتیں شروع ہوئی ہیں آج تک آپ ان نعمتوں کو دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح عیسائی قوموں پر آسمان سے نازل ہو رہی ہیں، ہوتی چلی جارہی ہیں۔

سائنس میں ترقیات، علوم میں ترقیات، دنیا کی ہر چیز جس مٹی پر انہوں نے ہاتھ ڈالا اسے سونا بنا دیا تو واقعتاً کیمیاگری سیکھ لی مگر یہ ساری نعمتیں خدا کے ایک بندے کے دین کے اخلاص کی وجہ سے ہیں اور ان کی اپنی کوئی حیثیت نہیں۔ جو مائدہ ان پر اتر رہا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا سے اور آپ کی قربانیوں سے اتر رہا ہے تو دیکھیں اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ دیتا ہے مگر دعا یہ کرنی ہے کہ ایسا ان لوگوں کو دے جو واقعتاً ساتھ نیک بھی ہوں اور یہ ایک ایسی تمنا ہے جس کے لئے آپ کو بڑی محنت کرنی پڑے گی۔ حضرت (بانی سلسلہ) کے ساتھیوں، آپ کے غلاموں نے اور ہم نے جو کچھ ہمارے بس میں تھا دین کے لئے حاضر کر دیا ہے اس کے نتیجے میں آسمان سے بارشیں برس رہی ہیں (۔) لیکن جتنی بڑی نعمتیں ہوں اتنی بڑی آزمائشیں بھی ساتھ آتی ہیں۔ متقین کا امام بننے کے لئے دعا کریں اور

باقی صفحہ 7 پر

ضروری اعلان

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مبارک ماہ کے بابرکت ایام قریب آرہے ہیں جس کے لئے نظارت ہذا کو ان حفاظ کرام کے پتہ جات درکار ہیں جو اس ماہ میں مرکز کے انتظام کے تحت مختلف جماعتوں میں جاسکیں۔ وہ خود نیز امراء کرام و صدر صاحبان ایسے حفاظ کے پتہ جات 20 دسمبر1997ء تک دفتر نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ میں پہنچادیں تا بروقت انہیں جماعتوں میں بھجوایا جاسکے۔

اسی طرح جن جماعتوں کو ضرورت ہو وہ بھی اپنی درخواستیں 15 دسمبر97ء تک نظارت ہذا کو بھجوادیں۔

ولادت

○ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ میرے بھتیجے عزیزم مجیب الرحمان صاحب ناصر قائد خدام الاحمدیہ ماسکو ابن برادرم مکرم نصیرالرحمان صاحب ناصر آف ٹاؤن شپ لاہور کو مورخہ 22 نومبر1997ء کو ماسکو (روس) میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیز کا نام حضرت صاحب نے منیب الرحمان عطا فرمایا ہے۔ نومولود حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری (وفات یافتہ) کا پڑپوتا ہے اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑنواسہ ہے نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم انور احمد مبشر صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 18- اگست 1997ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام ازراہ شفقت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے تہمینہ انور عطا فرمایا ہے۔ جو تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچی مولوی روشن دین صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ (وفات یافتہ) کی پوتی اور میاں عبداللہ صاحب کی پڑپوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو باعمر کرے اور خادمہ دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم غلام احمد صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ دل کی تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار رہے ہیں ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ کو ہزارہا عیب اپنے بندوں کے معلوم ہوتے ہیں مگر ظاہر نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

29 نبوت 1376 ھش 29 نومبر 1997ء

سچائی کی طاقت

سچائی دنیا کی بہت بڑی طاقت ہے اور اگر ہم یہ کہیں کہ طاقت کا سرچشمہ صرف اور صرف سچائی ہے تو یہ بات نہ صرف یہ کہ غلط نہ ہوگی بلکہ اس میں کوئی مبالغہ بھی نہ ہوگا۔ لیکن سچائی ہے کیا؟ سچائی اس بات کا نام ہے کہ جو کچھ آنکھ دیکھتی ہے وہی کچھ کہا جائے۔ جو کچھ کان سنتے ہیں وہی کچھ کہا جائے۔ جس طرح ہاتھوں سے لمس کا پتہ چلتا ہے کہ سخت ہے یا نرم اس کو اسی طرح بیان کیا جائے۔ بیان کرتے وقت سوائے صاف گوئی کے اور کوئی مقصود پیش نظر نہ ہو۔ جسے انگریزی میں motive کہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ بات کرنے سے پہلے ہم ایک motive سامنے رکھ لیں اور کوشش یہ کریں کہ اس motive کے مطابق بات کی جائے۔ اصل بات کو چھپایا جائے اور جو ہمارا motive ہے۔ جو ہم چاہتے ہیں وہ نتیجہ پیدا ہو۔ اور وہ نتیجہ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسے سچائی کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ اگر ہم ستارہ کو ذرہ اور ذرے کو ستارہ کہیں تو وہ بات غلط ہوگی۔ اگر ہم سفید کو سیاہ کہیں اور سیاہ کو سفید کہیں تو یہ بات بھی غلط ہوگی۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ وقتی طور پر ہم یہ سمجھیں کہ ہمارا فائدہ اسی میں ہے کہ ہم ذرے کو ستارہ کہیں اور سیاہ کو سفید کہیں۔ لیکن یہ وقتی فائدہ ہمیں جھوٹ بولنے پر مائل کرتا ہے اور ہمیں سچائی سے دور کر دیتا ہے۔ اور جب یہ راز کھلتا ہے تو ہم آسمان سے زمین پر آگرتے ہیں۔ جس سے ہمارا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ جب لوگوں کو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ ہم نے کوئی بات حقیقت کے خلاف کی ہے تو پھر انہیں ہم پر نہ اعتبار رہتا ہے نہ اعتماد ہوتا ہے۔ اور جس شخص کا اعتبار اور اعتماد کھو جائے وہ تو گویا اپنی انسانیت ہی سے گر گیا۔ دنیا میں جتنے فساد ہیں، جتنے جھگڑے ہیں، وہ اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنی مرضی کا نتیجہ نکالیں۔ سچائی کا نتیجہ نہیں۔ ہم چاہتے یہ ہیں کہ حالات کچھ ہی ہوں بات کچھ ہی ہو۔ حقیقت کچھ ہی ہو۔ جو ہم چاہتے ہیں وہ بات سامنے آئے۔ اور اس طرح ہم جھوٹ پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور سچائی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے بے شک وقتی طور پر تو نتیجہ ہمارے خیالات کے مطابق نکل سکتا ہے لیکن آخر کار بات غلط ہونے کی وجہ سے ہمیں نقصان پہنچتا ہے۔ اور یہ نقصان ہمارے لئے دائمی نقصان بھی ہو سکتا ہے۔

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ طاقت کا سرچشمہ سچ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم سچ بولیں تو جو نتائج نکلیں گے ان کی دنیا بھی پذیرائی کرے گی اور خدا تعالیٰ بھی ان کی پذیرائی کرے گا۔ اور وہ ہمارے لئے مفید بھی ثابت ہوں گے۔ درحقیقت قانون قدرت بھی ہمارے لئے سچائیاں پیش کرتا ہے۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کوئی انسان قانونِ قدرت سے لڑ نہیں سکتا۔ لڑتا نظر بھی آئے تو نقصان اسی کو ہوگا۔ پانی کو جو خاصیت دی گئی ہے وہی خاصیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور پانی کی سچائی یہی ہے کہ پانی اپنی خاصیت ظاہر کرے۔ آگ کو جو خاصیت دی گئی ہے اگر وہ آگ سے ظاہر نہ ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ آگ جھوٹ بولتی ہے۔ لیکن آگ نے تو کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ آگ اپنی خاصیت ہی کو ظاہر کرتی ہے۔ آگ گرمی پیدا کرتی ہے اور چیزوں کو جلاتی ہے۔ اور ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ آگ تو موجود ہو لیکن اس میں گرمی بھی نہ ہو اور وہ جلائے بھی نہ۔ معجزوں کی اور بات ہے لیکن معجزہ ہر روز تو ظاہر نہیں ہوتا اور معجزہ ہر شخص کے لئے ظاہر تو نہیں ہوتا۔ معجزے کے بھی کچھ اپنے قوانین ہیں۔ کس کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔ کب ظاہر ہوتا ہے۔ کیوں ظاہر ہوتا ہے۔ معجزے کو یہ ساری باتیں درکار ہیں۔ عام طور پر تو ہم یہی دیکھنا چاہتے ہیں کہ جس چیز کی جو خاصیت ہے وہی سامنے آئے اور یہی سچائی ہے۔ اگر یہ سچائی دنیا سے مٹ جائے تو دنیا کا انتظام ختم ہو جائے۔ دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ آگ ٹھنڈک پیدا کرنے لگے اور پانی جلانے لگے۔ اور کبھی جلائے اور کبھی نہ جلائے، تو نظام درہم برہم ہو گیا نا۔ یہ نظام جھوٹ کی بنیاد پر درہم برہم ہو سکتا ہے۔ سچائی کی بنیاد پر نظام قائم رہتا ہے۔ انسانی زندگی کا نظام بھی صرف اسی طرح درست چل سکتا ہے کہ اس میں سچائی موجود ہو۔ جہاں ہم سچائی سے کنارہ کشی کر لیتے ہیں وہاں ہمارا نظام درہم برہم ہونے لگتا ہے۔ وہاں ہماری ہستی ناپید ہونے لگتی ہے۔ وہاں ہماری انسانیت کو دھبہ لگنے لگتا ہے۔

پس سچائی کو ہمیشہ سامنے رکھئے۔ ہمیشہ سچ بولئے۔ اور اپنی مرضی کے نتائج نکالنے کے لئے سچ سے کنارہ کشی نہ کیجئے۔ جو آخر کار تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے کہ جو فائدہ جھوٹ بول کر حاصل کیا جائے وہ مفید ثابت ہو اور قائم و دائم بھی رہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

پس آئیے کہ ہم اس بات کو پوری طرح سمجھ لیں کہ سچ سے نظام قائم ہوتا ہے اور جھوٹ سے درہم برہم۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم سچ کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کو اپنی زندگی پر لاگو کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

زندگی تو خدا کے ہاتھ میں ہے
احتیاطوں کا کام ہم کو مِلا
ہم جو چوکس رہیں، بفضلِ خدا
اس کا ملتا ہے ہم کو نیک صلہ
ہو اگر کوئی ہم سے اُلٹا کام
کس زباں سے کریں کسی کا گِلہ

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

سچ اور جھوٹ

ایمان لانے والے کو یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ اس کے گردو پیش کے لوگ کیا کہتے ہیں بلکہ اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا کیا کہتا ہے۔ آخر ایمان کے کچھ نہ کچھ معنے تو ہونے چاہئیں جب ایک شخص ایمان کی وجہ سے ساری دنیا سے لڑائی جھگڑا کرتا ہے۔ فساد مول لیتا ہے۔ تو اس کے کچھ معنے تو ہونے چاہئیں۔ اور ایمان کے کم سے کم معنے یہ ہیں کہ ایک انسان یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اسے خدا دوسری چیزوں سے مقدم ہے۔ اب جن چیزوں کو وہ مؤخر قرار دیتا ہے اگر ان کو مقدم کرنے لگ جائے تو اس کا ایمان کہاں باقی رہا ایک طرف خدا کہتا ہے کہ سچ بولو اور دوسری طرف اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ جھوٹ بولو۔ چاہے وہ منہ سے کہیں یا عمل سے۔ دنیا میں دونوں طریق ہوتے ہیں۔ کبھی انسان دوسرے کو کہتا ہے۔ کہ جھوٹ بولو اور کبھی دوسرا جھوٹ بولتا ہے۔ تو اسے منع نہیں کرتا۔ اور [illegible] طرح جھوٹ کی تائید کرنے والا بن جاتا ہے۔ بہرحال خدا کا منشاء یہ ہے کہ ہم سچ بولیں۔ اب اگر ہم جھوٹ بولیں اور سچائی کو چھپائیں تو ہماری نگاہ میں خدا کی کوئی قدر نہ رہی۔ یا یوں کہو کہ ہم خدا کی بادشاہت کو قائم کرنے کی بجائے شیطان کی بادشاہت کو دنیا قائم کرنے والے بن جائیں گے۔ خدا کی بادشاہت تو اسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے جب سچی گواہی دیتے وقت انسان نہ اپنے باپ سے ڈرے نہ اپنے بیٹے سے ڈرے نہ ماں سے ڈرے نہ بھائی سے ڈرے نہ دوست سے ڈرے۔ اور نہ کسی اور رشتہ دار سے ڈرے ایک باپ اگر جھوٹ کی جرأت کرتا ہے تو اسی لئے کہ وہ سمجھتا ہے میرا بیٹا میری تائید کرے گا یا میری بیوی میری تائید کرے گی۔ لیکن اگر عدالت میں معاملہ پیش ہو اور بیٹا کہے کہ یہ ہیں تو میرے باپ لیکن انہوں نے یہ بات کی ہے۔ بیوی کہے کہ یہ ہیں تو میرے خاوند لیکن انہوں نے یہ بات کی ہے۔ تو دوسرے ہی دن وہ جھوٹ چھوڑ دے گا۔ وہ اگر جھوٹ بولتا ہے تو اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے افعال پر پردہ پڑا رہے گا۔ بھائی اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ دوسرا بھائی اس کی ہاں میں ہاں ملا دے گا بیٹا اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے میرا باپ میری تائید کرے گا۔ خاوند اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میری بیوی میرے عیب کو چھپائے گی اور میری تصدیق کرے گی بیوی اگر جھوٹ بولتی ہے تو اس لئے کہ وہ سمجھتی ہے کہ میرا خاوند میرا ساتھ دے گا۔ لیکن اگر وہ سچے دین حق کے ماننے والے ہوں تو باپ کے خلاف بیٹا گواہی دینے کے لئے کھڑا ہو جائے گا۔ اور خاوند کے خلاف بیوی گواہی دینے کے لئے کھڑی ہو جائے گی۔ اور وہ بالکل گھبرا جائے گا۔ اور کہے گا ایسی حالت میں میرا جھوٹ بولنا بے فائدہ ہے اور اس روح کا اپنے اندر قائم کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر ہر بچہ ہر بوڑھا ہر جوان ہر مرد اور ہر عورت یہ عہد کرے کہ میں نے سچ بولنا ہے چاہے اس کے نتیجے میں میں کسی مقدمے میں پھنس جاؤں یا پھانسی پر چڑھ جاؤں تو تھوڑے دنوں میں ہی تم اپنے اندر ایک عظیم الشان تغیر محسوس کرنے لگو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ سچ بولنے پر پھانسی ملتی ہے۔ جو شخص سچ بولنے والا ہو وہ ایسے کام ہی نہیں کرتا جن کے نتیجے میں اسے پھانسی ملے لیکن جھوٹ بولنے والا سمجھتا ہے کہ اگر میں نے جھوٹ بولا تو شائد بچ جاؤں اس لئے وہ دلیری سے ایسے افعال میں مبتلا ہو جاتا ہے جن کا نتیجہ بعض دفعہ نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ اور یا پھر سچ بولنے والا اس وقت پھانسی چڑھتا ہے۔ جب وہ سمجھتا ہے کہ اب میرا مذہبی فرض ہے کہ میں اپنی جان پیش کر دوں پھر وہ دلیری کے ساتھ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے بے شک پھانسی دے دو۔

غرض سچائی ایک بڑی اہمیت رکھنے والی چیز ہے۔ انبیاء نے اس پر خاص زور دیا ہے اور انسانی اخلاق کا یہ ایک بنیادی حصہ ہے۔ مگر آجکل سیاسی اور قومی مفاد کی خاطر جھوٹ کو جھوٹ سمجھا ہی نہیں جاتا بلکہ اسے ایک نہایت ضروری چیز قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ جھوٹ فطرت کے خلاف ہے۔ جھوٹ اس چیز کا نام ہے۔ کہ کان نے جو کچھ سنا ہو اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں سنا۔ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہو اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں دیکھا۔ ہاتھ نے ایک چیز اٹھائی ہو لیکن انسان یہ کہہ دے کہ میرے ہاتھ نے فلاں چیز نہیں اٹھائی۔ ایک شخص کے پاؤں ایک طرف چلے لیکن وہ کہہ دے کہ میرے پاؤں اس طرف نہیں چلے۔ گویا انسان غیر کی نہیں اپنی تردید کرتا ہے۔ اور اس سے زیادہ فطرت کے خلاف اور کیا چیز ہو گی۔ شبہ اس چیز میں ہو سکتا ہے جس میں قیاس کا دخل ہو۔ حواس خمسہ کے افعال پر شبہ نہیں کیا جا سکتا اور حواس خمسہ کے افعال کے خلاف بات کہنے کو جھوٹ کہتے ہیں۔ جو شخص حواس خمسہ کی تردید کرتا ہے، یا اپنی زبان ہاتھ پاؤں ناک اور کان کی تردید کرتا ہے اور پھر وہ اس میں سب سے زیادہ لذت محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے خلاف آپ گواہی دے رہا ہے۔ ایک انسان کے ہاتھ ایک چیز کو پکڑتے ہیں۔ اور وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں پکڑی تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کہتا ہے تم نے فلاں چیز نہیں پکڑی۔ ایک چیز اس کی زبان چکھتی ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں چکھی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ وہ اپنی زبان سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں چیز نہیں چکھی۔ یا اس کے کان ایک بات سنتے ہیں اور وہ اس کا انکار کر دیتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کانوں سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں بات نہیں سنی۔ اب یہ کتنی مضحکہ خیز اور عجیب بات ہے۔ مگر لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور موقعہ آنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اور اگر ایک جھوٹ بولے تو دوسرا اس کی تائید کرنے لگ جاتا ہے۔ قاضی کے سامنے معاملہ جائے گا۔ تو بیٹا کہے گا کہ میرا باپ تو وہاں تھا ہی نہیں۔ وہ تو فلاں جگہ تھا حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں میں بھی جھوٹ کا مرض زیادہ پایا جاتا ہے بلکہ ان میں جھوٹ کی عادت مردوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ (۔) پھر ان کے جھوٹ بولنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بچوں کو بھی اس کی عادت پڑ جاتی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہماری ماں جھوٹ بولتی ہے تو ہم کیوں نہ بولیں۔ اور پھر وہ ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہیں کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں دو دوست آپس میں اکٹھے ہوئے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اپنے اپنے خاندان کی کوئی بات سناؤ۔ اس پر ایک کہنے لگا کہ اب تو وہ بات نہیں رہی ہم تو بڑے رئیس ہوا کرتے تھے چنانچہ ہمارے نانا کا اتنا بڑا طویلہ تھا کہ جب قحط پڑا کرتا تو سارے شہر کے جانور اس کے ایک کونے میں سما جاتے تھے۔ دوسرا کہنے لگا کہ ہمارے نانا جان کے پاس ایک ایسا بانس تھا کہ جب کبھی بارش نہ ہوتی تو وہ بانس سے بادلوں کو چھید کر بارش برسا دیتے۔ دوسرے کو غصہ آ گیا کہنے لگا۔ تمہارے نانا جان یہ بانس رکھا کہاں کرتے تھے۔ وہ کہنے لگا تمہارے نانا جان کے طویلے میں۔ اور کہاں۔ اب دیکھو یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے جو ان دونوں نے بولا۔ اسی طرح میں نے ایک دفعہ قصہ پڑھا کہ ایک رنگریز کی لڑکی سکول میں داخل ہوئی۔ ادھر سے ایک حلوائی کی لڑکی بھی داخل ہوئی۔ ایک نے دوسری سے پوچھا تم کون ہو۔ تو حلوائی کی لڑکی کہنے لگی میرے باپ ڈپٹی ہیں۔ دوسری کہنے لگی میرے ابا بڑے بینکر ہیں۔ ساہوکارے کا کام کرتے ہیں اور بیسیوں ہمارے مکان ہیں۔ ایک دفعہ اس نے اپنی سہیلی کی دعوت کر دی اب بینکر کی لڑکی کے ہاں نوکر تو تھے نہیں۔ اس نے اپنے بھائی بہنوں کو نوکر بنایا پیسٹری رکھی بازار سے چائے کے برتن منگوائے اور جب ڈپٹی کی لڑکی آئی تو دونوں طرف سے باتیں ہونے لگیں۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک ہمسائی آئی جب اس کی نظر دوسری لڑکی پر پڑی تو وہ کہنے لگی کہ یہ تو ہمارے رنگریز بھائی کی لڑکی ہے۔ حلوائی کی لڑکی کہنے لگی یہ تو بینکر کی لڑکی ہے۔ وہ کہنے لگی بالکل غلط۔ بالکل غلط ہے۔ یہ تو ہمارے محلے کے فلاں رنگریز کی لڑکی ہے۔ اب یہ پاکھنڈ اس لئے بنایا گیا کہ وہ اس کو امیر سمجھے اور یہ اس کو۔

ooo

تعارف

"اخبار احمدیہ" برطانیہ

"اخبار احمدیہ" جماعت احمدیہ برطانیہ کا تربیتی اور معلوماتی مجلہ ہے جو برطانیہ کے دارالحکومت لندن سے مکرم بشیر الدین احمد صاحب سامی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ اس وقت شمارہ نمبر10-9-8 زیر نظر ہے۔ جو اگست ستمبر اکتوبر 1997ء کا ہے۔ اس کے انگریزی حصہ کا نام احمدیہ بلیٹن ہے جس کے ایڈیٹر دو احباب لطیف اے۔ زیڈ۔ مرزا اور فضل احمد ہیں۔ رسالے کے پہلے صفحے کا ڈیزائن اردو سیکشن کے لئے محمود ملک صاحب اور انگریزی سیکشن کے لئے لطیف اے۔ زیڈ۔ مرزا صاحب کا مرہون منت ہے۔ دونوں احباب نے بہت خوبصورت ٹائٹل صفحات کی تزئین کی ہے جس کے لئے وہ واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اردو حصہ میں ٹائٹل صفحہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی تصویر دی گئی ہے۔ جس میں لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب کا ایک منظر دیا گیا ہے۔ اور انگریزی حصہ میں عالمی بیعت کا روح پرور منظر دکھایا گیا ہے۔ اردو حصہ میں جلسہ سالانہ 1997ء کی مکمل رپورٹ پیش کی گئی ہے جو کہ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک اور مضمون بشیر الدین احمد صاحب سامی کے رشحات قلم کا مرہون منت ہے جس میں پاکستان کی سنہری تاریخ کو مسخ کرنے کے لئے بعض لوگوں اور اداروں کی ناپاک سازشوں کا ایک فکر انگیز جائزہ لیا گیا ہے۔ مجلس شعر و ادب برطانیہ کے زیر اہتمام مکرم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل پاکستان کے ساتھ ایک شام کا حال لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اردو حصہ میں ولادت، پر مسرت تقریبات دعا کے اعلانات بھی دئے گئے ہیں۔

بہرحال اس رسالہ میں جماعت ہائے احمدیہ یو۔ کے کی مصروفیات کے متعلق بہت اچھے طریق پر اظہار خیال کیا گیا ہے اور ایمان افروز ہے۔

انگریزی حصہ اردو حصہ کے مقابلہ پر زیادہ صفحوں پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے جلسہ سالانہ 1997ء کی مکمل رپورٹ دی گئی ہے۔ دعوت الی اللہ کے متعلق 30 اہم نکات پر مشتمل مضمون جو کہ حضرت صاحب کے خطبات سے لئے گئے ہیں دعوت الی اللہ کرنے والوں کے لئے قابل غور ہے۔ وقف نو بچوں کی تربیت کے لئے حضرت صاحب کی ہدایات پر مشتمل ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

صدر صاحب انصار اللہ یو۔ کے کا ایک پیغام اور انصار اللہ یو۔ کے کے اجتماع کی رپورٹ بھی قابل ذکر ہیں۔ مجلس انصار اللہ کرائیڈن ریجن کی کوششوں سے منعقد کی جانے والی ایک مجلس سوال و جواب کے احوال کے علاوہ خدام کی طرف سے ومبلڈن 1997ء کے موقع پر دعوت الی اللہ کی کوششوں کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس اجتماع سے جو آخری خطاب فرمایا وہ بھی شامل اشاعت ہے۔

آخر میں حضرت صاحب نے لجنہ اماء اللہ امریکہ کے جلسہ 1997ء میں جو تقریر فرمائی تھی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقبال احمد نجم ایم۔اے۔شاہد

ایک واقعہ۔ایک یاد

1981ء کی بات ہے۔ قرطبہ سپین میں جب دوسری بار میں وہاں پر خدمت پر مقرر کیا گیا تھا۔ بیت البشارت کی تعمیر کا مرحلہ در پیش تھا۔ مزدوروں کی ہڑتال تھی جو میرے پہنچنے کے بعد جلد ہی اختتام کو پہنچی مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر خاکسار اور مکرم عبدالستار خاں صاحب جو پاکستان واپس آرہے تھے۔ ہم تینوں نے ملکر دعا سے تعمیرات شروع کرائیں۔ میں موصوف کو پاکستان کے لئے الوداع کہنے میڈرڈ تک گیا۔ وہاں سردی زیادہ تھی اور ہم مکرم امین صاحب کے گھر میں فروکش تھے۔ رات کو سینہ میں شدید درد شروع ہو گئی اور خیال کیا کہ ٹھنڈ لگ گئی ہے۔ گرم پانی کی بوتل بھی رکھی گئی مگر افاقہ نہ ہوا بلکہ درد بائیں بازو میں ہونے لگی۔ جس سے یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ دل کی تکلیف ہے۔ بہت گھبراہٹ ہوئی یہ شدید قسم کا ہارٹ اٹیک تھا ایسے میں اور پردیس میں اپنے سب بہت یاد آئے۔ سب دعائیں کر ڈالیں جس سے دل کو تسلی بھی ہوئی اور خدا پر توکل بھی پیدا ہوا کہ ایسے میں وہ ہی والی ومددگار ہو گا۔

یورپ میں انتظامات عمدہ ہیں۔ پبلک فون سے جو گھر کے ساتھ ہی تھا ایمرجنسی نمبر پر فون کیا گیا اور مکرم عبدالستار خان صاحب فون کر کے ابھی اوپر نہیں پہنچے تھے کہ ایمبولینس پہنچ گئی۔ اور منٹوں میں لیکر قریبی فسٹ ایڈ کی پوسٹ پر جا پہنچی۔ ECG لیا گیا اور زبان کے نیچے دوا رکھی اور آکسیجن لگادی گئی اور ایمبولینس بڑے ہسپتال کی طرف دوڑنے لگی وہاں جا کر C.C.U وارڈ میں داخل کرا دیا گیا۔ پندرہ روز تک یہاں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج رہا۔ 3 ماہ تک میڈرڈ نہ چھوڑنے کی شرط پر انتہائی احتیاط کے پروگرام کے ساتھ ہسپتال سے گھر آگیا۔ مکرم امین صاحب کے ہمسایہ میں ایک گھر کا ایک کمرہ کرایہ پر حاصل کیا گیا۔ اور عبدالکریم صاحب قرطبہ سے میرے پاس آگئے۔ اور حق خدمت ادا کیا۔ دوستوں کے آنے جانے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ سب اپنے اور پرائے توجہ دے رہے تھے غرضیکہ ایک ہندو دوست مسٹر راجیو جو ڈاکٹری پڑھ رہے تھے۔ اور امین صاحب کے جاننے والے تھے انہوں نے بھی کافی توجہ دی۔ 3 ماہ کا عرصہ گزرتے ہوئے معلوم بھی نہیں ہوا۔ میں کافی کمزور ہو گیا تھا۔ بالآخر قرطبہ جا کر جاری کام کی نگرانی شروع کی جہاں تعمیر کا کام زوروں پر تھا۔ مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کا ہر ماہ کا زیادہ وقت قرطبہ میں ہی گذرنے لگا۔ انہی دنوں مکرم عبدالرحمان بٹ صاحب نائیجریا سے رخصت پر وطن سپین کے راستہ گئے۔ ہمارے پاس بھی کچھ دن ٹھہرے۔ میرا معائنہ بھی کیا اور کچھ احتیاطی تدابیر بھی بتائیں اور پاکستان چلے گئے۔ وہاں سے کچھ عرصہ کے بعد حضرت امام الثالث کا پیغام ملا کہ البیت کا کام مکمل ہو جائے تو البیت اور اپنے ڈاکٹری کاغذات لے کر آجاؤ۔

ارشاد کی تعمیل کی گئی۔ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ نے بڑی شفقت فرمائی۔ فرمانے لگے تمہیں کیا ہوا میں نے تو ٹھیک ٹھاک یہاں سے روانہ کیا تھا! حضرت صاحب اسلام آباد جا رہے تھے مجھے فرمایا تم بھی اسلام آباد چلو وہاں کچھ کام بھی کریں گے اور تمہیں ڈاکٹر صاحب کو بھی دکھانا ہے۔ آپ نے اتنی شفقت اتنی محبت کا سلوک مجھ عاجز سے فرمایا کہ انہیں بیان کرنے کے لئے الفاظ میرے پاس نہیں ہیں۔ چنانچہ میں بھی اسلام آباد پہنچ گیا۔ وہاں مجھے مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ اور انہیں آپ نے میرے متعلق ہدایات بھی فرما دی تھیں کچھ دن کے بعد میری اینجوگرافی کی گئی جو مکرم ڈاکٹر صاحب نے خود کی اور مجھے ساتھ ساتھ TV پر دکھایا بھی کہ دیکھو وہ تمہاری ایک شریان سکڑی ہوئی ہے نیم خوابیدہ نگاہوں سے میں نے دیکھا۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے تسلی دی کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ چند دن کے بعد حضرت امام الثالث نے مجھے یاد فرمایا۔ بیت الفضل کے اوپر والے کمرے میں جس میں آپ دفتری کام کیا کرتے تھے میں گیا تو البیت کے کاغذات کھلے پڑے تھے۔ بہت سی باتیں مجھ سے البیت کی تعمیر کے متعلق دریافت فرمائیں اور آخر میں فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب سے میری بات ہو گئی ہے ان کے پاس چلے جاؤ۔ وہ تمہیں داخل کر لیں گے گھبرانا نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ میں داخل ہو گیا۔ ایک دن ڈاکٹر صاحب کہنے لگے تمہارا بائی پاس اپریشن کرنا ہے کیا تمہاری اجازت ہے؟ تو میں آب دیدہ سا ہو گیا اور عرض کی کہ میں کون کہ آپ کو اجازت دوں۔ میں تو واقف زندگی ہوں۔ حضرت صاحب سے پوچھ لیجئے جیسے فرمائیں ویسے کیجئے آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ چنانچہ حضرت صاحب کی اجازت سے اپریشن کا پروگرام بن گیا۔ 21 اپریل 1982ء کو C.M.H راولپنڈی میں مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری اس دوران موجود رہے۔ دوران اپریشن مکرم سلیم صاحب (محتسب امور عامہ) اس وقت کے پرائیویٹ سیکرٹری اور مکرم شیر بہادر باڈی گارڈ کو بھی حضرت صاحب نے بھجوایا کہ جاؤ میرے مربی کو دیکھ کر آؤ۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک کمرہ ہے جس میں شیشہ لگا تھا ہم نے دیکھا مگر اتنے خون خرابے کے دیکھنے کی برداشت نہ کر سکے اور دعائیں کرتے ہوئے لوٹ آئے۔ اور آکر رپورٹ کی۔ حضرت صاحب نے اپریشن کی کامیابی کے لئے اس دن سب کو اکٹھا کر کے دعا بھی کرائی تھی۔ اور اخراجات اپریشن بھی اپنی گرہ سے ادا فرمائے تھے۔ اور جو بھی ملاقات کے لئے راولپنڈی سے آتا اس سے میرا حال دریافت فرماتے رہے۔ پھر تو یہ ہو گیا کہ راولپنڈی سے جو بھی حضرت صاحب کی ملاقات کے لئے جاتا پہلے مجھے مل کر جاتا تا کہ حضرت صاحب میرا حال دریافت فرمائیں تو وہ بتا سکیں کہ ان کا مربی کیسا ہے ! کیا کیا شفقتیں تھیں کیا کیا محبتیں تھیں جو اس عاجز نے اس واقعہ کے دوران ملاحظہ کیں۔ حضرت صاحب نے مجھ عاجز سے وہ پیار کیا جو کسی سے اس کے ماں باپ بھی کیا کریں گے بے شک۔ ادھر میرے والد علی محمد صاحب بھی اپریشن تھیٹر کے باہر سربسجود رہے مگر حضرت صاحب کی تو بات ہی اور تھی کیسی کیسی دعاؤں کا ثمرہ میں نے پایا۔ میری اہلیہ میری بیٹی ربیعہ عامر (مونا) (حال لندن) کو گود میں لئے اسلام آباد سے M.H.C کا دن میں تین تین بار چکر لگاتیں۔ بارش اور آندھی انہیں نہیں روکتی تھی سب ہمدردوں اور عزیزوں کے لئے قارئین سے درخواست دعا ہے۔

جب میرا اپریشن ہوا تو پتہ چلا کہ ڈاکٹروں نے یہاں ابھی تازہ تازہ ایسے اپریشن کرنے سیکھے تھے اور ٹرائل پر اپریشن ہو رہے تھے اس میں سے صرف میں ہی جان بر ہوا تھا۔ میری صحتیابی بھی بہت جلد جلد ہوئی تھی اور پیچیدگی بھی کوئی نہیں ہوئی۔ یہ خاص طور پر حضرت امام الثالث کی خاص دعاؤں کا ثمرہ تھا۔

ڈاکٹر نوری صاحب نے ایک دفعہ بتایا کہ ایک سیمینار میں ایک بار مجھ سے ایک سوال ہوا کہ مذہبی اور غیر مذہبی شخصیات کے اپریشن میں آپ نے بھی کوئی فرق محسوس کیا؟ تو فرمانے لگے کہ تم میرے ذہن میں فوراً آگئے۔ اور تمہیں مدنظر رکھتے ہوئے میں نے بتایا کہ ہم نے ایک دفعہ نمایاں فرق محسوس کیا تھا۔...... 15 سال سے زائد ہو گئے مکرم برادرم مسعود الحسن صاحب نوری کی مہربانیاں جاری ہیں۔ آپ کی شفقتیں ہر دفعہ پہلے سے زیادہ ہوتی جاتی ہیں۔ حالانکہ آپ پہلے سے اب کہیں زیادہ مصروف ہو گئے ہیں مگر جب بھی جاؤ اتنی محبت اور شفقت سے کھلے ہاتھوں سے ملتے ہیں کہ دنیا کے غم اور تھکان غلط ہو جاتی ہے۔ آپ کے جذبہ خدمت خلق کو دیکھ کر آپ کے لئے بے اختیار دعائیں دل سے نکلتی ہیں۔ قارئین کی خدمت میں اپنے محسنوں کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ اس موقع پر ان آٹھ خدام کو بھی نہیں بھولوں گا جنہوں نے مجھے خون دیا تھا۔ اللہ سب کو حسنات دارین سے نوازے سب سے زیادہ مہربانیاں مجھ پر حضرت امام الثالث کی ہوئیں پھر محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کی جو بہتی ندیا کی طرح رواں دواں چلتی آرہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بڑی لمبی فعال اور اپنی رضا اور خوشنودی سے بھرپور زندگی سے نوازے اور ان کی اولاد در اولاد کے حق میں بھی یہ سب دعائیں قبول ہوں۔ آمین

آپ کا خط ملا

مکرم محمد عاصم صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب!

اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ سلسلہ کے کاموں میں آپ کا مددگار ہو اور آپ کو ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

جناب نسیم سیفی صاحب! 10۔ نومبر 1997ء کے شمارہ میں آپ کے نام "محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب کا ایک خط" پڑھا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کا بہت زیادہ ممنون ہوں کہ آپ نے یہ خط شائع کر کے مجھے اور قارئین کو اس نصیحت آمیز خط کو پڑھنے کا شرف عطا کیا۔ (اللہ آپ کو احسن جزا دے)

محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب نے اس خط میں جو باتیں کی ہیں وہ ہم سب کے لئے مشعل راہ اور حقیقی مقصد کو پانے کے لئے بہت زیادہ مفید ہیں۔ اس ضمن میں جو باتیں عیاں ہیں وہ آپ سے اپنی محبت کا ذکر کرتے ہوئے جب آپ کبابیر سے آگے روانہ ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ کی خدمت مجھ سے نہیں ہو سکی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس حسرت کا ازالہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی خدا تعالیٰ کے پاس بطور امانت سپردگی اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کہ وہ آپ جیسے وجود کو ضائع نہیں کرے گا۔ آپ کے ساتھ محبت کی ایک ٹھوس دلیل ہیں۔

اور اسی طرح آگے چل کر نصیحت کے وہ پہلو جو یقیناً آپ کے لئے بھی مشعل راہ ثابت ہوئے ہوں گے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہمارے لئے بھی مشعل راہ ثابت ہوں گے۔ مزید انصیحت کے رنگ میں بیان کرنا شروع کرتے ہیں کہ کلام الٰہی کو تشریح کے ساتھ پڑھا جائے۔ حضرت بانی سلسلہ کی تصنیفات جس میں کشتی (-) کے بارے میں کہا کہ ہر ماہ ایک دفعہ ضرور ختم کر لی جائے۔ باقی تصنیفات بھی زیر مطالعہ رکھنی چاہئیں۔ اس کے علاوہ الفضل اور دوسرے اخبارات بھی زیر مطالعہ رکھنے کی تلقین کی۔ اور یہ بھی کہ سلسلہ کی خدمت قلم کے ساتھ کرتے رہیں۔ جس کو بفضل خدا آپ نے بڑے احسن طریقہ سے سرانجام دیا اور دے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ آپ کو یہ توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

مزید آگے چل کر ذکر کرتے ہیں کہ اچھی نعمت پائیں تو حضرت بانی سلسلہ اور حضرت امام جماعت الثانی کے لئے دعا کریں کہ آپ پر انعام اور فضل انہیں کے سبب ہیں۔ مغرب کی عبادت کے بعد دو رکعتوں کا التزام کرنے کا فرمایا اس میں والدین اور اہل و عیال کے لئے دعا کرنے کو کہا۔ یہ بھی فرمایا کہ بابرکت ایام کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھیں یہ برکتوں کا موجب ہوتا ہے۔ اپنے لئے دعا کرنے اور خط کے ذریعہ یاد کرنے کو کہا۔

فرمایا کہ آخر شب کی عبادت میں دعا سے ناممکن کام ممکن ہو جاتے ہیں۔ دوستوں اور رفقاء کے لئے جو قابل ذکر بات انہوں نے بیان کی کہ رفقاء کے لئے سہولت فراہم کریں اللہ تعالیٰ آپ کے لئے سہولت پیدا کرے گا۔ اور کلام میں تکلف سے گریز کریں۔

آخر میں حضرت امام جماعت الثانی کی نظم کے اشعار نصیحت کے رنگ میں لکھ کر ایسا کر دیا جیسے کوئی مشعل تھما دے جو کہ اس کے لئے ہر ایک چیز کو روشن کر دے۔

اپنا خط ختم کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس خوبصورت اور نصیحت آمیز خط کو روزنامہ الفضل میں شائع کرنے پر آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاہر احمد خان- ربوہ

کینیڈا- ایک وسیع و عریض ملک

محترمی و مکرمی ایڈیٹر صاحب

الفضل مورخہ 7 نومبر 1997ء میں کینیڈا کی دریافت کے بارے میں ایک بہتر معلوماتی مضمون پڑھنے کو ملا۔ موجودہ مخصوص صورت حالات میں قارئین الفضل کے لئے کینیڈا کی تاریخ کے ساتھ ساتھ اس کے جغرافیہ اور شہریت کے چیدہ چیدہ پہلو بھی یقیناً دلچسپ اور کار آمد ثابت ہونگے۔ اسی تحریک کے پیش نظر احقر نے منسلکہ صفحات تحریر کئے ہیں۔ پسند آئیں تو شائع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

آپ کی صحت اور مسرت کا متمنی

طاہر احمد خان

براعظم شمالی امریکہ کا ایک وسیع علاقہ صرف کینیڈا پر مشتمل ہے۔ اس کا کل رقبہ 9,970,610 مربع کلو میٹر ہے اور رقبہ کے لحاظ سے یہ روس کے بعد دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ کینیڈا کے شمال میں قطب شمالی، شمال مشرق میں بحر اوقیانوس اور گرین لینڈ، مشرق اور جنوب مشرق میں بحر اوقیانوس، جنوب میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ، جنوب مغرب میں بحر الکاہل، مغرب میں الاسکا اور شمال مغرب میں بحر آرکٹک واقع ہے۔ اس کی موجودہ آبادی تیس ملین (3 کروڑ) کے لگ بھگ ہے یعنی اوسطاً تقریباً دو تین افراد فی مربع کلو میٹر بستے ہیں اس طرح قابل ذکر ممالک میں صرف آسٹریلیا کی گنجانی آبادی کینیڈا سے کم ہے۔ یہاں وفاقی پارلیمانی جمہوری نظام حکومت اور آئینی بادشاہت قائم ہے۔ گورنر جنرل کو ملکہ الزبتھ دوم کا سرکاری نمائندہ سمجھا جاتا ہے اور ملکہ کو کینیڈا کی سرکاری سربراہ ریاست سمجھا جاتا ہے۔

کینیڈا کا لفظ "کناتا" (KANATA) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ایک گاؤں یا رہائش گاہ کے ہیں۔ وہ علاقہ جو اب کینیڈا کہلاتا ہے سترھویں صدی عیسوی تک آباد نہیں ہوا تھا۔ اس کے مشرقی اور مغربی ساحلوں۔ میدانوں اور وسطی علاقوں میں فرانسیسیوں اور انگریزوں کے آنے سے قبل انڈینز کی مختلف اقوام آباد تھیں جنہیں اب فسٹ پیپلز (FIRST PEOPLES) کہا جاتا ہے۔ البتہ شمال میں ایوات (INUIT) رہتے تھے۔ لیکن موجودہ کینیڈا کا تقریباً ہر شہری مہاجر ہے۔ پندرھویں اور سولہویں صدی عیسوی میں سب سے پہلے یورپی سیاح شمالی امریکہ آئے۔ اس کے ساتھ ہی انگریز اور فرانسیسی بڑی تعداد میں یہاں آباد ہونے لگے چونکہ کینیڈا ایک وسیع لیکن بے آباد علاقہ تھا بلکہ ابھی تک ہے اس لئے اس کی آبادکاری کے لئے مختلف حربے استعمال کئے جاتے رہے ہیں۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی میں افریقہ کے سیاہ فام باشندے یہاں بطور غلام لائے گئے۔ جب یہاں دور غلامی ختم ہوا تو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سیاہ فام غلامی سے بچنے کے لئے کینیڈا آکر آباد ہوئے۔ انیسویں صدی کے آخری اور بیسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں اشتہارات کے ذریعے یورپی باشندوں کو یہاں آکر آباد ہونے کی دعوت دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایشیائی بھی کینیڈا آنے لگے۔ چینیوں اور جاپانیوں کی ایک بڑی تعداد برٹش کولمبیا اور مغربی کینیڈا کے دوسرے حصوں میں آباد ہو گئی۔ دونوں عالمی جنگوں کے بعد یورپ اور ایشیا سے بہت سے لوگ پناہ کی خاطر یہاں آئے۔ 1992ء میں دو سو سے زائد مختلف ملکوں سے لوگ آکر کینیڈا آباد ہوئے ان میں اکثریت افریقہ اور جنوبی و وسطی امریکہ سے آنے والوں کی تھی۔

1867ء میں موجودہ کینیڈا معرض وجود میں آیا اونٹاریو (ONTARIO)، کیوبک (QUEBEC)، نووا سکاٹیا (NOVA SCOTIA)، نیو برنزوک (NEW BRUNSWICK) متحد ہوئے۔ اس طرح ہر سال یکم جولائی کو کینیڈا کا یوم پیدائش منایا جاتا ہے اس وقت کینیڈا دس صوبوں اور دو علاقوں پر مشتمل ہے۔ مغرب سے مشرق کی سمت صوبوں کی ترتیب اس طرح ہے برٹش کولمبیا (BRITISH COLUMBIA)، البرٹا (ALBERTA)، ساس کیچوان (SASKATCHEWAN)، مانی ٹوبا (MANITOBA)، اونٹاریو (ONTARIO)، کیوبک (QUEBEC) نیو برنزوک (NEW BRUNSWICK) پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ (PRINCE EDWARD ISLAND)، نووا سکاٹیا (NOVA SCOTIA)، نیو فاؤنڈ لینڈ/لبراڈور (LABRADOR) (NEW FOUNDLAND)، دو علاقہ جات یوکون (YUKON)، اور شمال مغربی علاقہ جات این۔ ڈبلیو۔ ٹی (NORTHWEST TERRITORIES) ہیں۔ 1999ء میں موخر الذکر ایک علیحدہ ریاست بن جائے گی جو نوناوٹ (NUNAVAT) کہلائے گی۔

کینیڈا مشرق سے مغرب کی سمت سات ہزار کلو میٹر لمبا ہے۔ اس کی 80 فی صد سے زیادہ آبادی ان شہروں اور قصبوں میں رہتی ہے جو ریاست ہائے متحدہ کی سرحد کے ساتھ ساتھ 250 کلو میٹر کے اندر اندر واقع ہے۔ کینیڈا کا دار الحکومت اٹاوا ہے۔ ٹورنٹو۔ مانٹریال اور وینکوور اس کے دیگر بڑے شہر ہیں کینیڈا کو پانچ بڑے خطوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ہر خطے کا موسم، معیشت، ثقافت اور آبادی مختلف ہے۔ ان خطوں کے نام یہ ہیں۔ اٹلانٹک (ATLANTIC)، مرکزی (CENTRAL)، پریری (PRAIRE)، مغربی ساحل (WEST COAST)، اور شمال (NORTH)۔ اٹلانٹک خطہ نووا سکاٹیا، نیو برنزوک، پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ اور نیو فاؤنڈ لینڈ/لبراڈور پر مشتمل ہے۔ یہاں کی معیشت میں ماہی گیری، زراعت، جنگلات اور کان کنی کو اہمیت حاصل ہے۔ مرکزی خطہ اونٹاریو اور کیوبک پر مشتمل ہے۔ یہ ملک کا گنجان ترین خطہ ہے۔ یہ دونوں خطے کینیڈا کی تین چوتھائی سے زائد مصنوعات بناتے ہیں۔ تیسرے خطے پریری میں مانی ٹوبا۔ ساس کیچوان اور البرٹا شامل ہیں۔ ان صوبوں کی زیادہ تر زمین ہموار اور زرخیز ہے جو زراعت کے لئے بہترین اور توانائی کے ذخائر سے مالا مال ہے۔ البرٹا کے مغرب میں پریریز ختم ہو جاتی ہیں اور پہاڑی چٹانیں شروع ہو جاتی ہیں۔ کینیڈا کا پہاڑی علاقہ شمالی امریکہ کے چند وسیع ترین قابل دید پہاڑی سلسلوں میں شمار ہوتا ہے۔ چوتھا خطہ مغربی ساحل صوبہ برٹش کولمبیا پر مشتمل ہے۔ یہ اپنے پہاڑی سلسلوں اور جنگلات کی وجہ سے مشہور ہے۔ قدرتی وسائل مثلاً لکڑی، پھل اور سمندری حیات اس خطے کی معیشت کی بنیاد ہیں۔ پانچواں اور آخری خطہ کینیڈا کا شمالی علاقہ ہے جو یوکون اور شمال مغربی علاقے پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں مل کر سارے کینیڈا کا ایک تہائی رقبہ ہیں۔ یہاں تیل، گیس، سونا، چاندی، لوہا، تانبا، سیسہ اور جست نکالا جاتا ہے۔

کینیڈا کے مختلف علاقوں میں درجہ حرارت اور موسم مختلف رہتا ہے۔ زیادہ تر علاقوں میں چار عمومی موسم یعنی بہار۔ خزاں۔ گرما اور سرما ہوتے ہیں۔ بعض علاقوں میں گرمیوں میں بہت گرمی اور سردیوں میں جما دینے والی سردی پڑتی ہے۔ یہاں ریاست ہائے متحدہ کے برعکس سنٹی گریڈ تھرما میٹر استعمال ہوتا ہے۔ کینیڈا کے اکثر علاقوں میں برسات ہی موسم بہار ہوتا ہے۔ دن کے وقت درجہ حرارت زیادہ اور راتیں ٹھنڈی رہتی ہیں۔ جنوبی کینیڈا میں مارچ میں پھول کھلتے ہیں لیکن اپریل مئی تک درختوں پر نئے پتے نظر نہیں آتے۔ جبکہ وینکوور اور وکٹوریہ میں بہار دو ماہ پہلے شروع ہو جاتی ہے۔ جنوب مغربی ساحل کے یہ دونوں شہر کینیڈا میں مختصر ترین اور نرم ترین سرما رکھتے ہیں۔ سرکاری طور پر گرمیاں 21 جون کو شروع ہوتی ہیں۔ جولائی اور اگست گرمیوں کے مہینے شمار ہوتے ہیں۔ ان مہینوں میں زیادہ تر حصوں میں موسم عام طور پر سخت گرم رہتا ہے۔ جنوبی کینیڈا میں دن کے وقت درجہ حرارت عام طور پر 20 ڈگری سنٹی گریڈ سے اوپر رہتا ہے۔ اور بعض اوقات 30 ڈگری سے بھی اوپر ہو جاتا ہے۔ ستمبر کے وسط میں کہر گرنا شروع ہوتی ہے۔ ستمبر اور اکتوبر میں پتے رنگ بدلنا اور گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ موسم خزاں بھی بہت برساتی ہو سکتا ہے۔ سوائے جنوب مغربی ساحل کے اکثر علاقوں میں نومبر میں برف گرنا شروع ہو جاتی ہے۔ دسمبر۔ جنوری۔ فروری اور مارچ سردیوں کے مہینے ہیں جن میں درجہ حرارت عام طور پر صفر ڈگری سنٹی گریڈ سے بھی نیچے رہتا ہے۔ ملک کے بعض حصوں میں درجہ حرارت منفی 25 ڈگری سے بھی نیچے رہتا ہے۔ وینکوور اور وکٹوریہ کے علاوہ باقی کینیڈا میں دسمبر کے آخر سے مارچ کے وسط تک زمین برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ جوں جوں شمال کی طرف جائیں سردیاں طویل اور شدید ہوتی جاتی ہیں۔ چونکہ زمین بہت زیادہ اور آبادی بہت کم ہے۔ اس لئے کینیڈا قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔ یہاں مختلف قسم کی زمینیں، انواع و اقسام کے پہاڑ۔ گھنے جنگلات۔ رواں دواں دریا۔ حسین جھیلیں۔ جاذب نظر مرغزار اور کٹے پھٹے ساحلوں کے ساتھ دنیا کے عظیم سمندر سبھی کچھ موجود ہے۔ کینیڈا میں حسین و رنگین پودوں۔ درختوں اور جنگلی جانوروں کی وسیع ورائٹی یہاں کے قدرتی حسن کو چار چاند لگاتی نظر آتی ہے۔

کینیڈا اقتصادی طور پر ایک مستحکم ملک ہے۔ کئی لحاظ سے اس کا شمار دنیا کے اہم ممالک میں کیا جاتا ہے۔ یہ متفرق معاشیات کا حامل ملک ہے۔ یہاں جنگلات۔ زراعت۔ کان کنی۔ ماہی گیری اور ان سے متعلقہ صنعتیں آمدنی اور ملازمتوں کے اہم ذرائع ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجہ کی ٹیکنالوجی خاص طور پر مواصلاتی ٹیکنالوجی میں دنیا کے سرکردہ ممالک میں کینیڈا کا شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود کہیں کہیں غربت کے آثار اور بے روزگار افراد بھی نظر آجاتے ہیں۔ روزگار اور ملازمت کے حصول کے لئے خواہ کوئی کینیڈا کا پیدائشی ہو یا باہر سے آنے والا ہو اسے سخت مقابلہ اور محنت کرنا پڑتی ہے۔

کینیڈا بہت سی ثقافتوں کی سرزمین ہے۔ مختلف ادوار میں مختلف ممالک سے آنے والے افراد اپنے ساتھ اپنی زبان۔ لباس۔ مذہب۔ رسم و رواج۔ قوانین اور نظام حکومت لاتے رہے۔ بہرحال یہاں کے اکثر ملبوسات اور فیشن مغربی۔ یورپی اور امریکی سٹائل کے ہیں یہاں زیادہ تر انگریزی اور فرانسیسی پڑھائی اور بولی جاتی ہے کیونکہ یہ دونوں سرکاری اور دفتری زبانیں ہیں۔ یہاں بہت سے مذاہب کے پیروکار بستے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق 70 فی صد سے زائد آبادی عیسائی ہے۔ کینیڈا کا ہر چوتھا باشندہ مشرک یا بت پرست ہے جس کا پس منظر انگریزی یا فرانسیسی نہیں ہوتا۔ زیادہ تر صوبوں کے ہوٹلوں اور عوامی جگہوں پر شراب کا استعمال ممنوع ہے۔ اسی طرح شراب پی کر گاڑی چلانا خلاف قانون ہے۔ یہاں شراب خریدنے یا پینے کے لئے کم از کم عمر 18/19 سال ہے۔ خلاف ورزی پر بہت زیادہ جرمانہ کیا جاتا ہے۔ بہت سے شہروں میں ایک خاص وقت کے بعد کسی بھی طرح بلند آوازیں پیدا کرنا قانوناً ممنوع ہے۔

کینیڈا میں نقل مکانی بہت زیادہ ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں سے آنے والوں کا سلسلہ بھی لگا رہتا ہے اور اوسطاً یہاں رہنے والا ہر دوسرا باشندہ تین چار سال بعد کہیں اور منتقل ہو جاتا ہے۔ قیام کے اخراجات ہر شہر اور خطے میں مختلف ہیں۔ مکانوں کی قیمتیں اور کرائے دوسرے شہروں کی نسبت ٹورنٹو اور وینکوور میں قدرے زیادہ ہیں ہر قسم کے خریدار کو تقریباً 20 فی صد تک وفاقی یا صوبائی ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے۔ یہاں منجمد پھلوں اور سبزیوں کی نسبت تازہ پھل اور سبزیاں عموماً

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن

انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 29- نومبر 1997ء

12-30 رات - جرمن سروس۔

1-30 چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب سے ملاقات۔

2-00 طبی معاملات - از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب - "فرسٹ ایڈ"

2-30 خطبہ از حضرت صاحب۔

3-45 حضرت صاحب کی ملاقات - فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔

5-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب سے ملاقات۔

6-00 لقاء مع العرب۔

7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن - یو - ایس - اے - پروڈکشن مسز مریم خان نے کس طرح دین حق قبول کیا۔

8-00 اردو کلاس۔

9-00 کمپیوٹرز سب کے لئے - حصہ 35۔

10-00 حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔

11-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔

12-00 سرائیکی پروگرام۔

1-00 طبی معاملات - از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب "فرسٹ ایڈ"۔

2-00 لقاء مع العرب۔

3-00 اردو کلاس۔

4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی - سیمینار - گولڈن جوبلی تقریبات حصہ اول۔

5-05 تلاوت - خبریں۔

5-30 چینی زبان سیکھئے۔

6-00 انڈونیشین پروگرام۔

7-00 بنگالی پروگرام۔

8-00 بچوں کی ملاقات - حضرت صاحب کے ساتھ۔

9-00 لقاء مع العرب۔

10-00 عربی پروگرام۔

11-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

11-30 اردو کلاس۔

اتوار 30- نومبر 1997ء

12-30 رات - جرمن سروس۔

1-30 آپ کا خط ملا - سید نصیر شاہ صاحب

2-00 عربوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب - حضرت صاحب کے ساتھ - جرمنی - (97-8-21) حصہ اول۔

3-30 بچوں کی ملاقات - حضرت صاحب کے ساتھ۔

4-25 چینی زبان سیکھئے۔

5-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر - مقابلہ نظم بر موقعہ گولڈن جوبلی تقریبات - حصہ دوئم۔

6-00 لقاء مع العرب۔

7-00 کینیڈین ہورائزن - مجلس عرفان ٹورانٹو - 97-6-15 حصہ دوئم۔

8-00 اردو کلاس۔

9-00 چینی زبان سیکھئے۔

9-30 حکایات شیریں۔

10-00 بچوں کی ملاقات - حضرت صاحب کے ساتھ۔

11-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

11-35 چلڈرنز کارنر - مقابلہ نظم بر موقع پاکستان گولڈن جوبلی تقریبات - حصہ دوئم۔

12-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع - (97-11-28)۔

1-00 مجلس سوال و جواب - حضرت صاحب کی عرب احباب کے ساتھ - (97-8-21) حصہ دوئم۔

2-00 لقاء مع العرب۔

3-00 اردو کلاس۔

4-00 آپ کا خط ملا - از سید نصیر شاہ صاحب۔

4-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی - تمباکو کے متعلق بات چیت - جانوروں کی ہڈیوں کو محفوظ کرنا۔

5-05 تلاوت - خبریں۔

5-30 چینی زبان سیکھئے۔

6-00 انڈونیشین پروگرام۔

7-00 بنگالی پروگرام۔

8-00 انگریزی بولنے والے احباب سے حضرت صاحب کی ملاقات۔

9-00 لقاء مع العرب۔

10-00 البانین پروگرام۔

11-05 تلاوت - حدیث۔

11-30 اردو کلاس۔

سوموار یکم - دسمبر 1997ء

12-30 جرمن سروس۔

1-30 چلڈرنز کارنر - کوئز تحریک پاکستان (حصہ پنجم)۔

2-00 کوئز از لجنہ - فاروق آباد بمقابلہ چک 98 شمالی۔

2-30 درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نمبر 24- (1996ء) بیت الفضل لندن۔

4-25 چینی زبان سیکھئے

5-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر - کوئز تحریک پاکستان حصہ پنجم۔

6-00 لقاء مع العرب۔

7-00 آپ کا خط ملا - سید نصیر احمد شاہ صاحب۔

7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن - ورائٹی - تمباکو کے متعلق بات چیت جانوروں کی ہڈیوں کو محفوظ کرنا۔

8-00 اردو کلاس۔

9-00 چینی زبان سیکھئے۔

10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔

11-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر - کوئز تحریک پاکستان حصہ پنجم۔

12-00 درس کلام الٰہی (نمبر 24) (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن۔

1-30 کوئز از لجنہ - فاروق آباد بمقابلہ چک 98 شمالی۔

2-00 لقاء مع العرب۔

3-00 اردو کلاس۔

4-00 سپورٹس فٹ بال میچ دار الرحمت بمقابلہ دار العلوم۔

5-05 تلاوت - خبریں۔

5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔

6-00 انڈونیشین پروگرام۔

7-00 بنگالی پروگرام۔

8-00 ہومیو پیتھی کلاس۔

9-00 لقاء مع العرب۔

10-00 ترکی پروگرام۔

11-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

11-30 اردو کلاس۔

منگل 2- دسمبر 1997ء

12-30 رات - جرمن سروس۔

1-30 چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔

2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سوئٹزرلینڈ۔

2-30 تعلیم دین حق - روحانی خزائن۔

3-00 ہومیو پیتھی کلاس - حضرت صاحب کے ساتھ۔

4-05 نارویجین زبان سیکھئے۔

5-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔

6-00 لقاء مع العرب۔

7-00 سپورٹس - فٹ بال میچ - دار البرکات بمقابلہ دار العلوم۔

8-00 اردو کلاس۔

9-00 نارویجین زبان سیکھئے

10-00 ہومیو پیتھی کلاس۔

11-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر - بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔

12-00 پشتو پروگرام۔

1-00 تعلیم دین حق - روحانی خزائن

2-00 لقاء مع العرب۔

3-00 اردو کلاس۔

4-00 طبی معاملات - "انجائنا" مہمان - ڈاکٹر لطیف اے قریشی۔

4-30 کلام الٰہی کا صحیح تلفظ حصہ اول۔

5-05 تلاوت - خبریں۔

5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔

6-00 انڈونیشین پروگرام۔

7-00 بنگالی پروگرام۔

8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

9-00 لقاء مع العرب۔

10-00 نارویجین زبان سیکھئے۔

11-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

11-30 اردو کلاس۔

بدھ 3- دسمبر 1997ء

12-30 رات - جرمن سروس۔

1-30 چلڈرنز کارنر۔

2-00 اراؤنڈ دی گلوب - ہماری کائنات۔

3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

4-00 حکایات شیریں۔

4-25 فرنچ زبان سیکھئے۔

5-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر۔

6-00 لقاء مع العرب۔

7-00 طبی معاملات "انجائنا" مہمان - ڈاکٹر لطیف اے قریشی۔

7-30 کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔

8-00 اردو کلاس۔

9-00 فرنچ زبان سیکھئے۔

9-30 حکایات شیریں۔

10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

11-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔

12-00 سواحیلی پروگرام۔

12-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔

1-30 اراؤنڈ دی گلوب - ہماری کائنات۔

2-00 لقاء مع العرب۔

3-00 اردو کلاس۔

4-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

5-05 تلاوت - خبریں۔

5-30 عربی زبان سیکھئے۔

6-00 انڈونیشین پروگرام۔

7-00 بنگالی پروگرام۔

7-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

9-00 لقاء مع العرب۔

10-00 فرنچ پروگرام۔

11-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

11-30 اردو کلاس۔

جمعرات 4- دسمبر 1997ء

12-30 رات - جرمن سروس۔

1-30 چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب سے ملاقات۔

2-00 المائدہ - اروی کے پتوں کے پکوڑے۔

2-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

4-00 ترکی زبان سیکھئے

4-30 عربی پروگرام۔

5-05 تلاوت - حدیث - خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔

6-00 لقاء مع العرب۔

7-00 کینیڈین ہورائزن - ٹک ٹاک نمبر 12۔

7-30 سیرت - حصہ پنجم۔

8-00 اردو کلاس۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

9-00 ترکی زبان سیکھئے۔
9-30 عربی پروگرام۔قصیدہ نظم۔
9-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
12-00 سندھی پروگرام۔ ترجمہ خطبہ (22-3-96)۔
1-00 المائدہ۔اروی کے پتوں کے پکوڑے
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ 24-
4-30 دین حق کی تاریخ کا ایک ورق۔از بی۔اے۔رفیق۔
5-05 تلاوت۔خبریں۔
5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 ہومیو پیتھی کلاس۔از حضرت صاحب
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 روسی پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 اردو کلاس۔

بقیہ صفحہ 3

اس کا (Transcript) دیا گیا ہے۔ جس سے یو۔کے کی لجنات کو رہنمائی حاصل کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

مڈل سیکس میں کھیلے جانے والے آٹھویں نیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ کی تفصیل بھی خاصی دلچسپ ہے۔

آخر میں ان دو کتابوں کی لسٹ دی گئی ہے جو یو۔کے سیکرٹری اشاعت بیت الفضل لندن سے مل سکتی ہیں۔ کتابوں کی قیمتیں بھی ساتھ دی گئی ہیں جن سے یو۔کے کے احمدی احباب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

یہ مجلہ بیت الفضل۔ 16 گریسن ہال۔ لندن۔ ایس ڈبلیو 18 - 5QL سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(ظ۔ا۔ش)

ooo

بقیہ صفحہ 5

مہنگی فروخت ہوتی ہیں۔ بجلی کے اکثر گھریلو آلات میں 110 وولٹ بجلی آتی ہے۔ یہاں فون خرید ابھی جاسکتا ہے اور کرائے پر بھی ملتا ہے۔ لوکل کالز کے کوئی چارجز نہیں۔ کینیڈا کا نظام صحت دنیا کے چند بہترین نظاموں میں شمار ہوتا ہے۔ اکثر علاقوں میں بہترین ہسپتال اور ماہر ڈاکٹرز موجود ہیں اور ان کی خدمات تمام افراد کے لئے عموماً مفت ہیں کیونکہ وہ قومی صحت پروگرام کے تحت بیمہ شدہ ہوتے ہیں۔ اس پروگرام پر خرچ ہونے والی کثیر رقم حکومت ٹیکسوں کے ذریعے اکٹھا کرتی ہے۔ کینیڈا آنے والوں کی اکثریت اپنے ملک میں خانہ جنگی، سیاسی بے چینی، معاشی بدحالی یا مذہبی تعصب سے تنگ آکر یہاں آتی ہے اور بلاشبہ اس وقت کینیڈا کو دنیا میں انسانی حقوق کا سب سے بڑا علمبردار سمجھا جا سکتا ہے۔ یہاں آنے والا کسی بھی ملک کا باشندہ یا کسی بھی مذہب کا پیروکار صرف چند سالوں کے بے داغ کردار کی بدولت کسی بھی اعلیٰ ترین معاشی۔ سیاسی یا حکومتی مقام حاصل کرنے کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ اسی لئے آج کینیڈا دنیا کے ہر حصے سے نقل مکانی کرکے آنے والوں کی بہترین آماجگاہ سمجھا جاتا ہے۔

ooo

بقیہ صفحہ 1

متقین کا امام بننے کے لئے کوشش کریں اور ابھی سے کوشش کریں اگر متقین کی طرف نظر نہ پڑے آپ کی اور دنیا کی نعمتوں پر پڑی تو آنی تو ہیں مگر وہ بے کار جائیں گی اور آپ کی نیکیوں کو بھی کھا جائیں گی۔

(از خطبہ یکم اگست 1997ء)

ooo

مثالی وقار عمل

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان شعبہ وقار عمل کی طرف سے مورخہ 14 دسمبر 1997ء بروز اتوار "مثالی وقار عمل" منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں تمام مجالس اور اضلاع کو سرکلر بھیجا جا چکا ہے۔ تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس روز اپنی مجالس میں مثالی وقار عمل کریں اور خدام کی زیادہ سے زیادہ حاضری کو یقینی بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ پاکستان)

یاددہانی رپورٹ کاروائی
یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع و صدر صاحبان کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید 29۔ اگست 1997ء کو منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 29۔ اگست کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم اللہ رکھا صاحب فورمین واپڈا جرمنی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے پیشاب کی تکالیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نصیر احمد خان صاحب ناصر آف ٹاؤن شپ لاہور کافی عرصہ سے مختلف عوارض میں بیمار ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد عثمان خان صاحب بابت ترکہ محترمہ بدر النساء خانم صاحبہ) مکرم محمد عثمان خان صاحب ولد مکرم محمد ابراہیم خان صاحب ساکن E-9/1 کراچی کینٹ (حلقہ صدر) کراچی نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ بدر النساء خانم صاحبہ ۔قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 2/7 (ب) واقع محلہ دار الصدر غربی حلقہ لطیف ربوہ برقبہ دو کنال تین مرلہ میں سے ان کے نام 136 - 11 مرلہ منتقل شدہ ہیں۔ والدہ محترمہ کا یہ حصہ میرے چھوٹے بھائی مکرم طاہر عمران خان صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم محمد عثمان خان صاحب (پسر)
(2) مکرم شاہد رضوان صاحب (پسر)
(3) مکرم طاہر عمران خان صاحب (پسر)
(4) محترمہ نفیسہ خانم صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ بشریٰ جبیں صاحبہ (دختر)
(6) محترمہ شاہینہ کوثر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

○ (محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم سید حمید الدین احمد صاحب)

ورثاء مکرم سید حمید الدین احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ موصوف ۔قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 24/5 برقبہ ایک کنال واقع محلہ دار الیمن ربوہ ہم ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم سید پرویز افضل صاحب (پسر)
(3) مکرم سید جاوید انور صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ ہفتہ وصولی وقف جدید

یکم دسمبر تا 7 دسمبر 1997ء ہفتہ وصولی وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ لہٰذا مرکزی ہدایات کے مطابق یہ ہفتہ بھرپور انداز میں مناتے ہوئے سال 1997ء کی دفتر اطفال کی وصولی سو فیصد کریں اور رپورٹ جلد مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ)

اعلان نیلامی ملبہ کوارٹر

○ محلہ دار الیمن وسطی میں دو عدد کوارٹرز درویشاں کا ملبہ مورخہ 97-12-7 کو صبح ساڑھے نو بجے بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

(ناظم جائیداد)

ڈسٹری بیوٹرز: فرنس آئل • کیروسین آئل • ہائی سپیڈ ڈیزل • انجن آئل • گیئر آئل اور • انڈسٹریل آئل

پاکستان بھر میں آئل شاپس کے لئے ہول سیل ریٹس پر لبریکینٹس دستیاب ہیں

شیل پاکستان لمیٹڈ

Shell

شیخ سنز

بادامی باغ لاہور

042 { 7722756-200273 200453-7725461 202350

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کوئٹہ بنچ کے تین ججوں جسٹس ارشاد خان۔ جسٹس ناصر اسلم زاہد اور جسٹس خلیل الرحمان خان نے کوئٹہ بنچ کے بدھ کے فیصلے کو معطل قرار دینے کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے انتظامی حکم کو مسترد کرتے ہوئے اسے غیر موثر قرار دے دیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے پشاور بنچ نے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کی چیف جسٹس کی حیثیت سے تعیناتی کے خلاف ایک آئینی درخواست کی سماعت کے دوران چیف جسٹس سجاد علی شاہ کو چیف جسٹس کے عہدے سے ہٹانے کے لئے کوئٹہ بنچ کے فیصلہ کی توثیق کر دی ہے کہ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ عدالتی اور انتظامی اختیارات استعمال کرنے کے اہل نہیں رہے۔ پشاور بنچ نے رجسٹرار کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان اہم کیسوں کا معاملہ کراچی میں جسٹس اجمل میاں کے سامنے پیش کرکے بنچ کی تشکیل کے لئے ضروری احکامات حاصل کریں۔

○ سپریم کورٹ کے پانچ رکنی بنچ نے ایک کے مقابلہ میں چار ججوں کی اکثریت سے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کی معطلی کے بارے میں سپریم کورٹ کوئٹہ کے بنچ کا حکم معطل کر دیا ہے۔ فل بنچ کے 4 ججوں چیف جسٹس مسٹر سجاد علی شاہ جسٹس جہانگیری۔ جسٹس چوہدری محمد عارف اور جسٹس منیر اے شیخ نے فیصلہ کی حمایت کی جبکہ فل بنچ میں شامل پانچویں جج مامون اے قاضی نے مخالفت کی۔ چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا کہ کوئٹہ بنچ سماعت کا مجاز نہیں فیصلہ کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

○ آئینی تاریخ میں پہلی بار عدالت میں سپریم کورٹ کے فل بنچ پر "ہوٹنگ" کی گئی۔ تفصیلات کے مطابق سماعت کے دوران چیف جسٹس فیصلہ سنانے لگے تو مہمان گیلری میں اور ہال میں بیٹھے چند وزراء ارکان اسمبلی اور کارکنوں نے نو نو شیم شیم ہم نہیں مانتے۔ بھاگ گئے بھاگ گئے اور نواز شریف زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ سینئر وکلاء' ججوں اور بعض سیاست دانوں نے اس واقع کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی تاریخ میں ایک ہی ادارہ بچا ہوا تھا۔ افسوس آج اس کا تقدس بھی مجروح ہو گیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کوئٹہ بنچ کے ججوں نے چیف جسٹس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ تقرری کا نوٹیفیکیشن معطل ہو چکا ہے۔ کوئٹہ بنچ کے جج صاحبان نے مقدمات کی باقاعدہ سماعت کی۔

○ آئینی بحران کو حل کرنے کے لئے ایوان صدر میں طویل صلاح مشورے ہوئے۔ جس میں صدر مملکت۔ وزیر اعظم۔ چیئرمین سینٹ' وزیر قانون اور چیف آف آرمی سٹاف نے شرکت کی اور آئینی بحران کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔ مذاکرات کے دوران وزیر اعظم نے واضح کیا کہ کوئٹہ بنچ کے فیصلے کے بعد سجاد علی شاہ چیف جسٹس نہیں رہے۔ لہٰذا اجمل میاں کو چیف جسٹس مقرر کیا جائے صدر مملکت نے یہ کہہ کر نئے چیف جسٹس کی سمری پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا کہ کوئٹہ بنچ کا فیصلہ معطل ہو چکا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری' سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ اور پاک فوج کے کمانڈر انچیف جہانگیر کرامت کے درمیان ایوان صدر میں اہم ملاقات ہوئی اور ملک میں جاری بحران پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ یہ ملاقات دو گھنٹے جاری رہی۔ چیف جسٹس نے اپنا موقف پیش کیا کہ وہ آئین کی بالادستی چاہتے ہیں اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اقدامات کر رہے ہیں چیف آف آرمی سٹاف نے بحران کو حل کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ فوج کسی معاملے میں فریق نہیں بنے گی۔ اور مکمل غیر جانبدار رہے گی۔ ایوان صدر میں اجلاس کے بعد چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات کی اور صدر مملکت و چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے ساتھ ملاقات کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نے جمعرات کو ملاقات کے دوران کہا کہ "مجھے کام کرنے سے روکا جا رہا ہے" مجھے کسی سے عداوت نہیں آئین اور قانون کی حکمرانی کے لئے جدوجہد کر رہا ہوں۔ صدر مملکت نے کہا کہ سپریم کورٹ میں واقعات کا سخت نوٹس لے کر حکومت سے رپورٹ طلب کروں گا۔

○ گذشتہ روز عدالت میں کشیدگی کی فضا پیدا ہو گی۔ خلاف روایت کارروائی دو گھنٹے کی تاخیر سے شروع ہوئی تو قومی اسمبلی کے رکن سید ظفر علی شاہ نے اٹھ کر کہا کہ چیف جسٹس معطل ہو چکے ہیں۔ اس لئے وہ اس بنچ میں بیٹھ کر سماعت نہیں کر سکتے۔ چیف جسٹس کے منع کرنے کے باوجود ظفر علی شاہ بولتے رہے۔ اور کہا کہ سپریم کورٹ کا اس وقت وجود ہی نہیں ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری کو وزیر اعظم محمد نواز شریف نے خط میں لکھا ہے کہ کوئٹہ بنچ کے فیصلہ پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ چیف جسٹس کی تقرری کے بارے میں کوئٹہ بنچ کا فیصلہ عدالتی ہے۔ اسے انتظامی حکم کے تحت معطل نہیں کیا جا سکتا۔ باوثوق ذرائع کے مطابق وزیر اعظم کا یہ خط ایوان صدر میں موصول ہو گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان اور مسٹر جسٹس خلیل الرحمان کی سپریم کورٹ کے ججوں کی حیثیت سے تقرریوں کے آئینی جواز کو چیلنج کر دیا گیا ہے۔ اور سنگین غداری کا مقدمہ درج کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔

○ بعض سابق ججوں اور وکلاء نے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ فیڈریشن ٹوٹ گئی ہے فوج کو مداخلت کرنا پڑے گی۔ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق سیکرٹری شمیم عباس بخاری نے کہا ہے کہ عدالت عظمیٰ کو سماعت سے روکنا توہین عدالت ہی نہیں بلکہ جرم ہے۔ حکومت غنڈہ گردی پر اتر آئی ہے۔ اب فوج ہی معاملات حل کر سکتی ہے۔ سابق چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ غیر معمولی باتیں ہو رہی ہیں کچھ سمجھ نہیں آتا کیا ہو گا۔ پاکستان بار کونسل کی لیگل ایجوکیشن کمیٹی کے چیئرمین حامد خان نے کہا ہے کہ اب معاملہ آئین اور قانون سے آگے نکل چکا ہے۔ اب صرف "دھکے شاہی" رہ گئی ہے۔ سابق وزیر قانون سید افضل حیدر نے کہا ہے کہ اب کھیل ختم ہو چکا ہے نواز شریف نے بھارت کا کام کر دیا ہے۔ اور ولی خان' وباچا خان کی روح کو تسکین پہنچائی ہے۔ افضل حیدر نے کہا کہ آج مسلم لیگی اور پنجابی وزیر اعظم نے عدلیہ کو تباہ کرکے فیڈریشن توڑ دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سجاد علی شاہ معطل ہیں تو پھر آج بے نظیر کو وزیر اعظم ہونا چاہئے۔ سابق جج ہائی کورٹ حسین بخاری نے کہا کہ عدلیہ اور پارلیمنٹ دونوں نہیں رہیں گی۔

○ سپریم کورٹ کے کوئٹہ بنچ کی طرف سے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کی تقرری کے نوٹیفکیشن کو معطل کرنے کا فیصلہ پاکستان کی پچاس سالہ آئینی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں کسی چیف جسٹس کو معطل نہیں کیا گیا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ آج قہر الٰہی نازل ہو سکتا ہے۔ اللہ رحم فرمائے۔

○ آئینی اور قانونی ماہرین نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ صدر مملکت کسی سینئر ترین جج کو ہی قائمقام چیف جسٹس بنا سکتے ہیں۔ کوئٹہ بنچ کا فیصلہ درست مان لیا جائے تو جسٹس اجمل میاں قائمقام چیف جسٹس ہوں گے۔ ورنہ جسٹس سجاد اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔ حکومت نے صدر کے دستخطوں کے بغیر چیف جسٹس کی تقرری کا نوٹیفیکیشن جاری کرا لیا تو دنیا کی تاریخ میں پہلی بار کسی ملک کے دو چیف جسٹس ہوں گے۔ اور یہ سنگین ترین بحران ہو گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں ایک درخواست دی گئی ہے کہ جسٹس سجاد علی شاہ کو جب چیف جسٹس مقرر کیا گیا تو وہ سینئر ترین جج نہیں تھے۔ حتمی فیصلہ تک انہیں معطل کیا جائے۔ لاہور ہائی کورٹ نے استفسار کیا ہے کہ چیف جسٹس کا تقرر 94ء میں ہوا۔ 1996ء کا فیصلہ کیسے لاگو ہو گا۔ جسٹس ملک قیوم نے جسٹس سجاد علی شاہ کی تقرری کے خلاف رٹ پر سماعت یکم دسمبر تک ملتوی کر دی ہے۔

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3-30 تا 7-30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (رجسٹرڈ)
● ہمدردانہ مشورہ
● کامیاب علاج
● مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن سیلڈ و لوکل ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں بائیوکیمک ادویات،
شوگر آف ملک، خالی ٹیوبز و ڈراپر نیلز ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خرید کیلئے باعتماد ادارہ
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
771
213156